سیدنا عیسیٰ المسیح کی انجیل شریف

۲۷ پاروں میں سے ۷واں پارہ

رسولِ مقبول حضرت پولوس کا اہلِ کرنتھیوں کو تبلیغی خطِ اول

رکوع ۱

(۱) حضرت پولوس کی طرف سے جو پروردگارِ عالم کی رضا سے سیدنا عیسیٰ مسیح کے رسول ہونے کے لئے مقرر کئے گئے اور برادرِ دین سوستھینس کی طرف سے۔ (۲) پروردگار کی اس جماعت کے نام جو کرنتھس میں ہے یعنی ان کے نام جو سیدنا عیسیٰ مسیح میں پاک کئے گئے اور مقدس لوگ ہونے کے لئے بلائے گئے ہیں اور ان سب کے نام بھی جو ہر جگہ ہمارے اور اپنے آقا و مولا سیدنا عیسیٰ مسیح کا نام لیتے ہیں۔ (۳) ہمارے پروردگار اور مولا سیدنا عیسیٰ مسیح کی طرف سے تمہیں مہربانی اور اطمینان حاصل ہوتا رہے۔

شکر گزاری کے کلمات

(۴) میں تمہارے بارے میں پروردگار عالم کی اس مہربانی کے باعث جو سیدنا عیسیٰ میں تم پر ہوئی ہمیشہ اپنے پروردگار کا شکر بجالاتا ہوں۔ (۵) کہ تم اس میں ہو کر سب باتوں میں کلام اور علم کی ہر طرح کی دولت سے دولت مند ہو گئے

(٦)چنانچہ سیدنا عیسیٰ مسیح کی شہادت تم میں قائم ہوئی ۔(٧) یہاں تک کہ تم کسی نعمت میں کم نہیں اور ہمارے آقاو مولانا سیدنا مسیح کے ظہور کے منتظر ہو۔(٨) جو تم کو آخر تک قائم بھی رکھے گا تا کہ تم ہمارے آقا و مولانا سیدنا عیسیٰ مسیح کے دن بے الزام ٹھہرو۔(٩) پروردگارِ عالم سچے ہیں جنہوں نے تمہیں اپنے ابن ہمارے آقا و مولاسیدنا عیسیٰ مسیح کی حصہ داری کے لئے بلایا ہے۔

جماعت میں تفرقہ بازی

(١٠) اب اے دینی بھائیو! سیدنا عیسیٰ مسیح جو ہمارے آقا ہیں ان کے نام کے وسیلہ سے میں تم سے التماس کرتا ہوں کہ سب ایک ہی بات کہو اور تم میں تفرقے نہ ہوں بلکہ باہم یک دل اور ایک رائے ہو کر مضبوط بنے رہو۔(١١) کیونکہ اے دینی بھائیو! تمہاری نسبت مجھے خلوئے کے گھر والوں سے معلوم ہوا کہ تم میں جھگڑے ہو رہے ہیں ۔(١٢) میرا یہ مطلب ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے آپ کو پولوس رسول کا کہتا ہے کوئی اپلوس کا کوئی کیفا کا کوئی مسیح کا۔(١٣) کیا مسیح بٹ گئے ؟ کیا پولوس تمہاری خاطر مصلوب ہوا؟ یا تم نے پولوس کے نام پر اصطباغ لیا؟(١٤) رب العالمین کاشکر کرتا ہوں کہ کرسپس اور گیس کے سوا میں نے تم سے کسی کو اصطباغ نہیں دیا۔(١٥) تا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ تم نے میرے نام پر اصطباغ لیا۔(١٦) ہاں ستفناس کے خاندان کو بھی میں نے اصطباغ دیا۔ باقی نہیں جانتا کہ میں نے کسی اور کو اصطباغ دیا ہو۔(١٧) کیونکہ سیدنا مسیح نے مجھے اصطباغ دینے کو نہیں بھیجا بلکہ انجیل شریف سنانے کو اور وہ بھی کلام کی حکمت سے نہیں تا کہ سیدنا مسیح کی صلیب بے تاثیر نہ ہو۔

سیدنا عیسیٰ مسیح پروردگارِ عالم کی قدرت اور حکمت

(۱۸) کیونکہ صلیب کا پیغام ہلاک ہونے والوں کے نزدیک تو بیوقوفی ہے مگر ہم نجات پانے والوں کے نزدیک پروردگار کی قدرت ہے۔(۱۹) کیونکہ لکھا ہے کہ

میں حکیموں کی حکمت کو نیست

اور عقل مندوں کی عقل کو رد کروں گا۔

(۲۰) کہاں کا حکیم ؟کہاں کا فقیہ ؟کہاں کا اس جہان کا بحث کرنے والا ؟ کیا پروردگار نے دنیا کی حکمت کو بیوقوفی نہیں ٹھہرایا؟ (۲۱) اس لئے کہ جب رب العالمین کی حکمت کے مطابق دنیا نے اپنی حکمت سے پروردگار کو نہ جانا تو پروردگار کو یہ پسند آیا کہ اس تبلیغ کی بیوقوفی کے وسیلہ سے ایمان لانے والوں کو نجات عطا فرمائیں۔(۲۲) چنانچہ یہودی نشان چاہتے ہیں اور یونانی حکمت تلاش کرتے ہیں ۔(۲۳) مگر ہم اس سیدنا مسیح مصلوب کی تبلیغ کرتے ہیں جو یہودیوں کے نزدیک ٹھوکر اور مشرکین کے نزدیک بیوقوفی ہے۔(۲۴) لیکن جو بلائے ہوئے ہیں۔ یہودی ہوں یا یونانی۔ان کے نزدیک سیدنا مسیح پروردگار کی قدرت اور حکمت ہیں۔(۲۵) کیونکہ رب العالمین کی بیوقوفی آدمیوں کی حکمت سے زیادہ حکمت والی ہے اور پروردگار کی کمزوری آدمیوں کے زور سے زیادہ زورآور ہے۔

(۲۶) اے دینی بھائیو! اپنے بلائے جانے پر تو نگاہ کرو کہ جسم کے لحاظ سے بہت سے حکیم ۔ بہت سے اختیار والے بہت سے اشراف نہیں بلائے گئے ۔(۲۷) بلکہ اللہ وتبارک تعالیٰ نے دنیا کے کمزوروں کو چن لیا کہ زور آوروں کو شرمندہ کرے۔

(۲۸) پروردگار نے دنیا کے کمینوں اور حقیروں کو بلکہ بے وجودوں کو چن لیا کہ موجودوں کو نیست کرے۔ (۲۹) تاکہ کوئی بشر پروردگار کے سامنے فخر نہ کرے۔ (۳۰) لیکن تم اُس کی طرف سے سیدنا مسیح میں ہو جو ہمارے پروردگار کی طرف سے حکمت ٹھہرئے یعنی سچائی اور پاکیزگی اور رہائی ۔ (۳۱) تاکہ جیسا لکھا ہے کہ ویسا ہی ہو کہ جو فخر کرے وہ پروردگار پر فخر کرے۔

رکوع ۲

سیدنا مسیح مصلوب کے بارے پیغام

(۱) اور اے دینی بھائیو! جب میں تمہارے پاس آیا اور تم میں پروردگار کے بھید کی تبلیغ کرنے لگا تو اعلیٰ درجہ کی تقریر یا حکمت کے ساتھ نہیں آیا۔ (۲) کیونکہ میں نے یہ ارادہ کرلیا تھا کہ تمہارے درمیان سیدنا مسیح بلکہ مسیح مصلوب کے سوا اور کچھ نہ جانوں گا ۔ (۳) اور میں کمزوری اور خوف اور بہت تھرتھرانے کی حالت میں تمہارے پاس رہا۔ (۴) اور میری تقریر اور میری تبلیغ میں حکمت کی لبھانے والی باتیں نہ تھیں بلکہ وہ پاک روح الہٰی اور قدرت سے ثابت ہوتی تھی۔ (۵) تاکہ تمہارا ایمان انسان کی حکمت پر نہیں بلکہ پروردگار کی قدرت پر موقوف ہو۔

پروردگار کی حکمت

(۶) پھر بھی کاملوں میں ہم حکمت کی باتیں کہتے ہیں لیکن اس جہان کی اور اس جہان کے نیست ہونے والے سرداروں کی حکمت نہیں ۔ (۷) بلکہ ہم پروردگار کی پوشیدہ حکمت راز کے طور پر بیان کرتے ہیں جو پروردگار نے جہان کے شروع سے پیشتر ہماری عظمت کے واسطے مقرر کی تھی۔

(۸) جسے اس جہان کے سرداروں میں سے کسی نے نہ سمجھا کیونکہ اگر سمجھتے تو عظمت کے مولا کو مصلوب نہ کرتے۔ (۹) بلکہ جیسا لکھا ہے ویسا ہی ہوا کہ

جو چیزیں نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نہ سنیں
نہ آدمی کے دل میں آئیں۔
وہ سب پروردگارِ عالم نے اپنے محبت رکھنے والوں کے لئے
تیار کردیں۔

(۱۰) لیکن ہم پر پروردگار نے ان کو روحِ پاک کے وسیلہ سے ظاہر کیا کیونکہ روحِ پاک سب باتیں بلکہ پروردگار کی تہ کی باتیں بھی دریافت کرلیتا ہے۔ (۱۱) کیونکہ انسانوں میں سے کون کسی انسان کی باتیں جانتا ہے سوا انسان کی اپنی روح کے جو اس میں ہے؟ اسی طرح پروردگار کے روح کے سوا کوئی پروردگار کی باتیں نہیں جانتا۔ (۱۲) مگر ہم نے نہ دنیا کی روح بلکہ وہ روح پایا جو پروردگارِ عالم کی طرف سے ہے تاکہ ان باتوں کو جانیں جو پروردگار نے ہمیں عنائت کی ہیں۔ (۱۳) اور ہم ان باتوں کو ان الفاظ میں نہیں بیان کرتے جو انسانی حکمت نے ہم کو سکھائے ہوں بلکہ ان الفاظ میں جو روحِ الہیٰ نے سکھائے ہیں اور روحانی باتوں کا روحانی باتوں سے مقابلہ کرتے ہیں۔ (۱۴) مگر نفسانی آدمی پروردگار کے روح کی باتیں قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ اس کے نزدیک بیوقوفی کی باتیں ہیں اور نہ وہ انہیں سمجھ سکتا ہے کیونکہ وہ روحانی طور پر پرکھی جاتی ہیں۔ (۱۵) لیکن روحانی شخص سب باتوں کو پرکھ لیتا مگر خود کسی سے پرکھا نہیں جاتا۔ (۱۶) پروردگار کی عقل کو کس نے جانا کہ اس کو تعلیم دے سکے؟ مگر ہم میں سیدنا مسیح کی عقل ہے۔

رکوع ۳

پروردگار کے خادم

(۱) اے دینی بھائیو! میں تم سے اس طرح کلام نہ کرسکا جس طرح روحانیوں سے بلکہ جیسے جسمانیوں سے اور ان سے جو سیدنا مسیح میں بچے ہیں۔(۲) میں نے تمہیں دودھ پلایا اورکھانا نہ کھلایا کیونکہ تم کو اس کی برداشت نہ تھی بلکہ اب بھی برداشت نہیں۔(۳) کیونکہ ابھی تک جسمانی ہو۔ اس لئے کہ جب تم میں حسد اور جھگڑا ہے تو کیا تم جسمانی نہ ہوئے اور انسانی طریق پر نہ چلے ؟(۴) اس لئے کہ جب ایک کہتا ہے میں پولوس کا ہوں اور دوسرا کہتا ہے اپلوس کا ہوں تو کیا تم انسان نہ ہوئے؟ (۵) اپلوس کیا چیز ہے؟ اور پولوس کیا؟ خادم۔ جن کے وسیلہ سے تم ایمان لائے اور ہرایک کی وہ حیثیت ہے جو پروردگار نے اسے عطا فرمائی (۶) میں نے درخت لگایا اور اپلوس نے پانی دیا مگر بڑھایا پروردگارِ عالم نے۔(۷) پس نہ لگانے والا کچھ چیز ہے نہ پانی دینے والا مگر رب العالمین جو بڑھانے والے ہیں۔ (۸) لگانے والا اور پانی دینے والا دونوں ایک ہیں لیکن ہرایک اپنا اجر اپنی محنت کے موافق پائے گا۔(۹) کیونکہ ہم پرورگار کے ساتھ کام کرنے والے ہیں ۔ تم پروردگار کی کھیتی اور پروردگار کی عمارت ہو۔

(۱۰) میں نے اس توفیق جو پروردگار نے مجھے بخشی دانا معمار کی طرح نیو رکھی اور دوسرا اس پر عمارت اٹھاتا ہے۔ پس ہرایک خبردار رہے کہ وہ کیسی عمارت اٹھاتا ہے۔(۱۱) کیونکہ سوا اس نیو کے جو پڑی ہوئی ہے اور وہ سیدنا مسیح ہے کوئی شخص دوسری نہیں رکھ سکتا۔

(۱۲) اور اگر کوئی اس نیو پر سونا یاچاندی یا بیش قیمت پتھروں یالکڑی یاگھاس یا بھوسے کاردا رکھے۔(۱۳) تو اس کا کام ظاہر ہوجائے گا کیونکہ جودن آگ کے ساتھ ظاہر ہوگا وہ اس کام کو بتادے گا اور وہ آگ خود ہر ایک کا کام آزمالے گی کہ کیسا ہے۔ (۱۴) جس کا کام اس پر بنا ہوا باقی رہے گا وہ اجر پائے گا۔(۱۵) اور جس کا کام جل جائے گا وہ نقصان اٹھائے گا لیکن خود بچ جائے گا مگر جلتے جلتے۔

(۱۶) کیا تم نہیں جانتے کہ تم پروردگار کا مقدس اور پروردگار کا روح تم میں بسا ہواہے؟ (۱۷) اگر کوئی پاک پروردگار کے مقدس کو برباد کرے گا تو پروردگار اس کو برباد کرے گا کیونکہ پروردگار کا مقدس پاک ہے اور وہ تم ہو۔

(۱۸) کوئی اپنے آپ کو فریب نہ دے۔ اگر کوئی تم میں اپنے آپ کو اس جہان میں حکیم سمجھے تو بیوقوف بنے تاکہ حکیم ہوجائے۔(۱۹) کیونکہ دنیا کی حکمت پروردگار کے نزدیک بیوقوفی ہے۔چنانچہ لکھا ہے کہ وہ حکیموں کو ان ہی کی چالاکی میں پھنسادیتا ہے۔ (۲۰) اور یہ بھی کہ پروردگار حکیموں کے خیالوں کو جانتے ہیں کہ باطل ہیں۔ (۲۱) پس آدمیوں پر کوئی فخر نہ کرے کیونکہ سب چیزیں تمہاری ہیں ۔(۲۲) خواہ پولوس ہو خواہ اپلوس ۔خواہ کیفا خواہ دنیا۔ خواہ زندگی خواہ موت۔ خواہ حال کی چیزیں خواہ استقبال کی۔(۲۳) سب تمہاری اور تم مسیح کے ہو اور مسیح پروردگار کے ہیں۔

رکوع ۴

سیدنا مسیح کے رسول

(۱) آدمی ہم کو سیدنا مسیح کا خادم اور پروردگار کے رازوں کا مختار سمجھے۔(۲) اور یہاں مختار میں یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ دیانت دار نکلے۔(۳) لیکن میرے نزدیک یہ نہائت خفیف بات ہے کہ تم یا کوئی انسانی عدالت مجھے پرکھے بلکہ میں خود بھی اپنے آپ کو نہیں پرکھتا۔(۴) کیونکہ میرا دل تو مجھے ملامت نہیں کرتا مگر اس سے میں سچا نہیں ٹھہرتا بلکہ میرا پرکھنے والا پروردگار ہے ۔(۵) پس جب تک مولا نہ آئیں وقت سے پہلے کسی بات کا فیصلہ نہ کرو، وہی تاریکی کی پوشیدہ باتیں روشن کردیں گے اور دلوں کے منصوبے ظاہر کردے گے اور اس وقت ہر ایک کی تعریف پروردگار کی طرف سے ہوگی۔

(۶)اے دینی بھائیو! میں نے ان باتوں میں تمہاری خاطر اپنا اور اپلوس کا ذکر مثال کے طور پر کیا ہے تاکہ تم ہمارے وسیلہ سے یہ سیکھو کہ لکھے ہوئے سے تجاوز نہ کرو اور ایک کی تائید میں دوسرے کے برخلاف شیخی نہ مارو۔(۷) تم میں اور دوسرے میں کون فرق کرتا ہے؟ اور تمہارے پاس کون سی ایسی چیز ی ہے جو تم نے دوسرے سے نہیں پائی؟ اور جب تم نے دوسرے سے پائی تو فخر کیوں کرتے ہو کہ گویا نہیں پائی ؟(۸) تم تو پہلے ہی سے آسودہ ہو اور پہلے ہی سے دولت مند ہو اور تم نے ہمارے بغیر بادشاہی کی اور کاش کہ تم بادشاہی کرتے تاکہ ہم بھی تمہارے ساتھ بادشاہی کرتے!۔

(۹) میری دانست میں پروردگار نے ہم رسولوں کو سب سے ادنیٰ ٹھہرا کر ان لوگوں کی طرح پیش کیا ہے جن کے قتل کا حکم ہوچکا ہو کیوں کہ ہم دنیا اور فرشتوں اور آدمیوں کے لئے ایک تماشا ٹھہرے۔(۱۰) ہم سیدنا عیسیٰ مسیح کی خاطر بیوقوف ہیں مگر تم سیدنا عیسیٰ مسیح میں عقل مند ہو۔ ہم کمزور ہیں اور تم زورآور۔ تم عزت دار ہو اور ہم بے عزت۔(۱۱) ہم اس وقت تک بھوکے پیاسے ننگے ہیں اور مکے کھاتے اور آوارہ پھرتے ہیں۔(۱۲) اور اپنے ہاتھوں سے کام کرکے مشقت اٹھاتے ہیں۔ لوگ برا کہتے ہیں ہم دعا دیتے ہیں۔وہ ستاتے ہیں ہم سہتے ہیں۔(۱۳)وہ بدنام کرتے ہیں ہم منت سماجت کرتے ہیں۔ ہم آج تک دنیا کے کوڑے اور سب چیزوں کی جھڑن کی مانند رہے۔

(۱۴) میں تمہیں شرمندہ کرنے کے لئے یہ باتیں نہیں لکھتا بلکہ اپنے پیارے فرزند جان کر تم کو نصیحت کرتا ہوں۔(۱۵) کیونکہ اگر سیدنا مسیح میں تمہارے استاد دس ہزار بھی ہوتے تو بھی تمہارے باپ بہت سے نہیں۔ اس لئے کہ میں ہی انجیل شریف کے وسیلہ سے سیدنا عیسیٰ مسیح میں تمہارا باپ بنا۔(۱۶)پس میں تمہاری منت کرتا ہوں کہ میری مانند بنو۔(۱۷) اسی واسطے میں نے تمتھیس کو تمہارے پاس بھیجا۔ وہ پروردگار میں میرا پیارا اور دیانت دار فرزند ہے اور میرے ان طریقوں کو جو سیدنا مسیح میں ہیں تمہیں یاد لائے گا جس طرح میں ہر جگہ ہر جماعت میں تعلیم دیتا ہوں۔(۱۸) بعض ایسی شیخی مارتے ہیں کہ گویا میں تمہارے پاس آنے ہی کا نہیں۔(۱۹) لیکن پروردگار نے چاہا تو میں تمہارے پاس جلد آؤں گا اور شیخی بازوں کی باتوں کو نہیں بلکہ ان کی قدرت کو معلوم کروں گا۔

(۲۰) کیونکہ پروردگار کی بادشاہی باتوں پر نہیں بلکہ قدرت پر موقوف ہے۔(۲۱) تم کیا چاہتے ہو؟ کہ میں لکڑی لے کر تمہارے پاس آؤں یا محبت اور نرم مزاجی سے؟

رکوع ۵

جماعت میں حرام کاری کی مذمت

(۱) یہاں تک سننے میں آیاہے کہ تم میں حرام کاری ہوتی ہے بلکہ ایسی حرام کاری جو مشرکین میں بھی نہیں ہوتی چنانچہ تم میں سے ایک شخص اپنے باپ کی بیوی کو رکھتا ہے ۔(۲) اور تم افسوس تو کرتے نہیں تا کہ جس نے یہ کام کیا وہ تم میں سے نکالا جائے بلکہ شیخی مارتے ہو۔(۳)لیکن میں گو جسم کے اعتبار سے موجود نہ تھا مگر روح کے اعتبار سے حاضر ہو کر گویا بحالتِ موجود گی ایسا کرنے والے پر یہ حکم دے چکا ہوں۔ (۴) کہ جب تم اور میری روح ہمارے آقا و مولا سیدنا عیسیٰ مسیح کی قدرت کے ساتھ ہو تو ایسا شخص سیدنا عیسیٰ مسیح کے نام سے ۔(۵) جسم کی ہلاکت کے لئے شیطان کے حوالہ کیا جائے تا کہ اس کی روح آقا و مولا سیدنا عیسیٰ کے دن نجات پائے۔(۶) تمہارا فخر کرنا خوب نہیں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ تھوڑا سا خمیر سارے گندھے ہوئے آٹے کو خمیر کردیتاہے۔؟(۷) پرانا خمیر نکال کر اپنے آپ کو پاک کرلو تا کہ تازہ گندھا ہوا آٹا بن جاؤ۔چنانچہ بے خمیر ہو کیوں کہ ہمارا بھی فسح یعنی سیدنا عیسیٰ مسیح قربان ہوئے ۔ (۸) پس آؤ ہم عید کریں ۔ نہ پرانے خمیر سے اور نہ بدی اور شرارت کے خمیر سے بلکہ صاف دلی اور سچائی کے بے خمیر روٹی سے۔

(۹) میں نے اپنے خط میں تم کو یہ لکھا تھا کہ حرام کاروں سے صحبت نہ رکھنا۔(۱۰) یہ تو نہیں کہ بالکل دنیا کے حرام کاروں یا لالچیوں یا ظالموں یا بتُ پرستوں سے ملنا ہی نہیں کیونکہ اس صورت میں تو تم کو دنیا ہی سے نکل جانا پڑتا۔ (۱۱) لیکن میں نے تم کو درحقیقت یہ لکھا تھا کہ اگر کوئی بھائی کہلا کر حرام کار یا لالچی یا بُت پرست یا گالی دینے والا یا شرابی یا ظالم ہو تو اس صحبت نہ رکھو بلکہ ایسے کے ساتھ کھانا تک نہ کھانا۔(۱۲) کیونکہ مجھے باہر والوں پر حکم کرنے سے کیا واسطہ ؟ کیا ایسا نہیں ہے کہ تم تو اندر والوں پر حکم کرتے ہو۔(۱۳) مگر باہر والوں پر پروردگار حکم کرتے ہیں ؟ پس اس شریر آدمی کو اپنے درمیان سے نکال دو۔

رکوع ٦

(۱) کیا تم میں سے کسی کو یہ جرات ہے کہ جب دوسرے کے ساتھ مقدمہ ہو تو فیصلہ کے لئے بے دینوں کے پاس جائے اور مقدسوں کے پاس نہ جائے ۔(۲) کیا تم نہیں جانتے کہ پارسا لوگ دنیا کا انصاف کریں گے ؟ پس جب تم کو دنیا کا انصاف کرنا ہے تو کیا چھوٹے سے چھوٹے جھگڑوں کے بھی فیصل کرنے کے لائق نہیں ؟ (۳) کیا تم نہیں جانتے کہ ہم فرشتوں کا انصاف کریں گے ؟ تو کیا ہم دینوی معاملے میں فیصل نہ کریں ؟ (۴) پس اگر تم میں دینوی مقدمے ہوں تو کیا ان کو منصف مقرر کروگے جو جماعت میں حقیر سمجھے جاتے ہیں ؟ (۵) میں تمہیں شرمندہ کرنے کے لئے یہ کہتا ہوں۔ کیا واقعی تم میں ایک بھی دانا نہیں ملتا جو اپنے بھائیوں کا فیصلہ کرسکے ؟ (٦) بلکہ بھائی بھائیوں میں مقدمہ ہوتا ہے اور وہ بھی بے دینوں کے آگے۔

(۷) لیکن دراصل تم میں بڑا نقص یہ ہے کہ آپس میں مقدمہ بازی کرتے ہو۔ ظلم اٹھانا کیوں نہیں بہتر جانتے ؟ اپنا نقصان کیوں نہیں قبول کرتے ؟ (۸) بلکہ تم ہی ظلم کرتے اور نقصان پہنچاتے ہو اور وہ بھی بھائیوں کو۔ (۹) کیا تم نہیں جانتے کہ بدکار، پروردگار کی بادشاہی کے وارث نہ ہوں گے ؟ فریب نہ کھاؤ، نہ حرام کار، پروردگار کی بادشاہی کے وارث ہوں گے نہ بُت پرست نہ زناکار نہ عیاش، نہ لونڈے باز۔ (۱۰) نہ چور، نہ لالچی نہ شرابی، نہ گالیاں بکنے والے نہ ظالم۔ (۱۱) اور بعض تم میں ایسے ہی تھے بھی مگر تم آقا و مولا سیدنا عیسیٰ مسیح کے نام سے اور ہمارے پروردگار کے روح سے ڈھل گئے اور پاک ہوئے اور سچے بھی ٹھہرے۔

اپنے بدن پروردگار کی بزرگی اور عظمت کے لئے استعمال کریں

(۱۲) سب چیزیں میرے لئے روا تو ہیں مگر سب چیزیں مفید نہیں۔ سب چیزیں میرے لئے روا تو ہیں لیکن میں کسی چیز کا پابند نہ ہوں گا۔ (۱۳) کھانے پیٹ کے لئے ہیں اور پیٹ کھانوں کے لئے۔ لیکن پروردگار اس کو اور ان کو نیست کرے گا مگر بدن حرام کاری کے لئے نہیں بلکہ پروردگارِ عالم کے لئے ہے اور پروردگار بدن کے لئے۔ (۱۴) اور پروردگار نے آقا و مولا سیدنا عیسیٰ کو بھی زندہ کیا اور ہم کو بھی اپنی قدرت سے زندہ کریں گے۔ (۱۵) کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے بدن سیدنا مسیح کے اعضا ہیں ؟ پس کیا میں سیدنا عیسیٰ مسیح کے اعضا لے کر کسی کے اعضا بناؤں ؟ ہر گز نہیں ! (۱۶) کیا تم نہیں جانتے کہ جو کوئی کسبی سے صحبت کرتا ہے وہ اس کے ساتھ ایک تن ہوتا ہے ؟ کیونکہ وہ فرماتے ہیں کہ دونوں ایک تن ہونگے۔ (۱۷) اور جو آقا و مولا سیدنا عیسیٰ کی صحبت میں رہتا ہے وہ ان کے ساتھ ایک روح ہوتے ہیں۔ (۱۸) حرام کاری سے بھاگو۔ جتنے گناہ آدمی کرتا ہے وہ بدن سے باہر ہیں مگر حرام کار اپنے بدن کا بھی گنہگار ہے۔

(۱۹) کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارا بدن روحِ پاک کا مقدس ہے جو تم میں بسا ہوا ہے اور تم کو رب العالمین کی طرف سے ملا ہے؟ اور تم اپنے نہیں۔(۲۰) کیونکہ قیمت سے خریدے گئے ہو۔ پس اپنے سے پروردگار کی بزرگی ظاہر کرو۔

رکوع ۷

شادی کے بارے تعلیمات

(۱) جو باتیں تم نے لکھی تھیں ان کی بابت یہ ہے۔ مرد کے لئے اچھا ہے کہ عورت کو نہ چھوئے۔(۲) لیکن حرام کاری کے اندیشہ سے ہر مرد اپنی بیوی اور ہر عورت اپنا شوہر رکھے۔(۳) شوہر بیوی کا حق ادا کرے اور ویسا ہی بیوی شوہر کا۔(۴) بیوی اپنے بدن کی مختار نہیں بلکہ شوہر ہے۔ اسی طرح شوہر بھی اپنے بدن کا مختار نہیں بلکہ بیوی۔(۵) تم ایک دوسرے سے جدا نہ رہو مگر تھوڑی مدت تک آپس کی رضامندی سے تاکہ دعا کے واسطے فرصت ملے اور پھر اکٹھے ہو جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ غلبہ نفس کے سبب سے شیطان تم کو آزمائے۔(۶) لیکن یہ میں اجازت کے طور پر کہتا ہوں۔ حکم کے طور پر نہیں۔(۷) اور میں تو چاہتا ہوں کہ جیسا میں ہوں ویسے ہی سب آدمی ہوں لیکن ہر ایک کو پروردگار کی طرف سے خاص خاص توفیق عطا ہوئی ہے۔ کسی کو کسی طرح کی۔ کسی کو کسی طرح کی۔

(۸) پس میں بے بیاہوں اور بیواؤں کے حق میں یہ کہتا ہوں کہ ان کے لئے ایسا ہی رہنا اچھا ہے جیسا میں ہوں۔
(۹) لیکن اگر ضبط نہ کرسکیں تو بیاہ کرلیں کیونکہ بیاہ کرنا مست ہونے سے بہتر ہے۔(۱۰) مگر جن کا بیاہ ہوگیا ہے ان کو میں نہیں بلکہ پروردگار حکم دیتے ہیں کہ بیوی اپنے شوہر سے جدا نہ ہو۔

(۱۱) اور اگر جدا ہو تو بے نکاح رہے یا اپنے شوہر سے پھر ملاپ کرلے نہ شوہر بیوی کو چھوڑے۔(۱۲) باقیوں سے میں ہی کہتا ہوں نہ پروردگار کہ اگر کسی بھائی کی بیوی مومن نہ ہو اور اس کے ساتھ رہنے کو راضی ہو تو وہ اس کو نہ چھوڑے۔(۱۳) اور جس عورت کا شوہر مومن نہ ہو اور اس کے ساتھ رہنے کو راضی ہو تو وہ شوہر کو نہ چھوڑے۔(۱۴) کیونکہ جو شوہر مومن نہیں وہ بیوی کے سبب سے پاک ٹھہرتا ہے اور جو بیوی مومن نہیں وہ مسیحی شوہر کے باعث پاک ٹھہرتی ہے ورنہ تمارے فرزند ناپاک ہوتے مگر اب پاک ہیں۔(۱۵) لیکن مرد جو مومن نہ ہو اگر وہ جدا ہو تو جدا ہونے دو۔ ایسی حالت میں کوئی بھائی یا بہن پابند نہیں اور پروردگار نے ہم کو میل ملاپ کے لئے بلایا ہے۔(۱۶) کیونکہ اے عورت! تمہیں کیا خبر ہے کہ شاید تم اپنے شوہر کو بچالو؟ اور اے مرد تمہیں کیا خبر ہے کہ شاید تم اپنی بیوی کو بچالو؟

(۱۷) مگر جیسا پروردگار نے ہر ایک کو حصہ عطا فرمایا ہے اور جس طرح پروردگار نے ہر ایک کو بلایا ہے اسی طرح وہ چلے اور میں سب جماعتوں میں ایسا ہی مقرر کرتا ہوں۔(۱۸) جو مختون بلایا گیا وہ نامختون نہ ہوجائے۔ جو نامختونی کی حالت میں بلایا گیا وہ مختون نہ ہوجائے۔(۱۹) نہ ختنہ کوئی چیز ہے نہ نامختونی بلکہ پروردگار کے حکموں پر چلنا ہی سب کچھ ہے۔(۲۰) ہر شخص جس حالت میں بلایا گیا ہو اسی میں رہے۔(۲۱) کیونکہ جو شخص غلامی کی حالت میں پروردگار میں بلائے گئے ہیں وہ پروردگار کے آزاد کئے ہوئے ہیں۔ اسی طرح جو آزادی کی حالت میں بلائے گئے ہیں وہ سیدنا مسیح کے غلام ہیں۔(۲۳) تم قیمت سے خریدے گئے ہو۔ آدمیوں کے غلام نہ بنو۔(۲۴) اے دینی بھائیو! جو کوئی جس حالت میں بلایا گیا ہو وہ اسی حالت میں پروردگار کے ساتھ رہے۔

کنواریوں اور بیواؤں کے بارے تعلیمات

(۲۵) کنواریوں کے حق میں میرے پاس پروردگار کا کوئی حکم نہیں لیکن دیانت دار ہونے کے لئے جیسا پروردگارِعالم کی طرف سے مجھ پر رحم ہوا اس کے موافق اپنی رائے دیتا ہوں۔(۲۶) پس موجودہ مصیبت کے خیال سے میری رائے میں آدمی کے لئے یہی بہتر ہے کہ جیسا ہے ویسا ہی رہے۔(۲۷) اگر تمہاری بیوی ہے تم اس سے جدا ہونے کی کوشش نہ کرو اور اگر تمہارے بیوی نہیں تو بیوی کی تلاش نہ کرو۔(۲۸) لیکن تم بیاہ کرو بھی تو گناہ نہیں اور اگر کنواری بیاہی جائے تو گناہ نہیں مگر ایسے لوگ جسمانی تکلیف پائیں گے اور میں تمہیں بچانا چاہتا ہوں۔ (۲۹) مگر اے دینی بھائیو! میں یہ کہتا ہوں کہ وقت تنگ ہے۔ پس آگے کو چاہیے کہ بیوی والے ایسے ہوں کہ گویا ان کے بیویاں نہیں۔(۳۰) اور رونے والے ایسے ہوں گویا نہیں روتے اور خوشی کرنے والے ایسے ہوں گویا خوشی نہیں کرتے اور خریدنے والے ایسے ہوں گویا مال نہیں رکھتے۔(۳۱) اور دنیوی کاروبار کرنے والے ایسے ہوں کہ دنیا ہی کے نہ ہوجائیں کیونکہ دنیا کی شکل بدلتی جاتی ہے۔(۳۲) پس میں یہ چاہتا ہوں کہ تم بے فکر رہو۔ بے بیاہا شخص پروردگار کی فکر میں رہتا ہے کہ کسی طرح پروردگار کو راضی کرے۔(۳۳) مگر بیاہا ہوا شخص دنیا کی فکر میں رہتا ہے کہ کس طرح اپنی بیوی کو راضی کرے۔(۳۴) بیاہی اور بے بیاہی میں بھی فرق ہے۔ بے بیاہی پروردگار کی فکر میں رہتی ہے تا کہ اس کا جسم اور روح دونوں پاک ہوں مگر بیاہی ہوئی عورت دنیا کی فکر میں رہتی ہے کہ کس طرح اپنے شوہر کو راضی کرے۔(۳۵) یہ تمہارے فائدہ کے لئے کہتا ہوں نہ کہ تمہیں پھنسانے کے لئے بلکہ اس لئے کہ جو زیبا ہے وہی عمل میں آئے اور تم پروردگار کی خدمت میں بے وسوسہ مشغول رہو۔

(۳۶) اور اگر کوئی یہ سمجھے کہ میں اپنی اس کنواری لڑکی کی حق تلفی کرتا ہوں جس کی جوانی ڈھلی چلی ہے اور ضرورت بھی معلوم ہو تو اختیار ہے اس میں گناہ نہیں ۔ وہ اس کا بیاہ ہونے دے۔(۳۷) مگر جو اپنے دل میں پختہ ہو اور اس کی کچھ ضرورت نہ ہو بلکہ اپنے ارادہ کے انجام دینے پر قادر ہو اور دل میں قصد کرلیا ہو کہ میں اپنی لڑکی کو بے نکاح رکھوں وہ اچھا کرتا ہے۔(۳۸) پس جو اپنی کنواری لڑکی کو بیاہ دیتا ہے وہ اچھا کرتا ہے اور جو نہیں بیاہتا وہ اور بھی اچھا کرتا ہے ۔ (۳۹) جب تک کہ عورت کا شوہر جیتا ہے وہ اس کی پابند ہے پر جب اس کا شوہر مرجائے تو جس سے چاہے بیاہ کرسکتی ہے مگر صرف پروردگار میں ۔ (۴۰) لیکن جیسی ہے اگر ویسی ہی رہے تو میری رائے میں زیادہ خوش نصیب ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ پروردگار کا روح مجھ میں بھی ہے ۔

رکوع ۸

بتوں کی قربانیوں کے بارے تعلیمات

(۱) اب بتوں کی قربانیوں کی بابت یہ ہے ۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم سب علم رکھتے ہیں۔ علم غرور پیدا کرتا ہے لیکن محبت ترقی کا باعث ہے۔(۲) اگر کوئی گمان کرے کہ میں کچھ جانتا ہوں تو جیسا جاننا چاہیے ویسا اب تک نہیں جانتا۔ (۳) لیکن جو کوئی پروردگار سے محبت کرتا ہے اس کو پروردگارِ عالم پہچانتے ہیں ۔ (۴) پس بتوں کی قربانیوں کے گوشت کھانے کی نسبت ہم جانتے ہیں کہ بت دنیا میں کوئی چیز نہیں اور سوا ایک کے اور کوئی پروردگار نہیں۔

(۵) اگرچہ آسمان وزمین میں بہت سے پروردگار کہلاتے ہیں (چنانچہ بہترے پروردگار اور بہتیرے مولا ہیں)(٦) لیکن ہمارے نزدیک تو ایک ہی پروردگار ہے یعنی باپ جن کی طرف سے سب چیزیں ہیں اور ہم انہیں کے وسیلے سے ہیں اور ایک ہی مولا ہیں یعنی سیدنا عیسیٰ مسیح جن کے وسیلے سے سب چیزیں موجود ہوئیں اور ہم بھی انہیں کے وسیلے سے ہیں۔ (٧) لیکن سب کو یہ علم نہیں بلکہ بعض کو اب تک بُت پرستی کی عادت ہے۔ (٨) کھانا ہمیں پروردگار سے نہیں ملائے گا اگر نہ کھائیں تو ہمارا کچھ نقصان نہیں اور اگر کھائیں تو کچھ نفع نہیں۔ (٩) لیکن ہوشیار رہو! ایسا نہ ہو کہ تمہاری یہ آزادی کمزوروں کے لئے ٹھوکر کا باعث ہوجائے۔ (١٠) کیونکہ اگر کوئی تمہیں صاحبِ علم کو بُت خانہ میں کھانا کھاتے دیکھے اور وہ کمزور شخص ہو تو کیا اس کا دل بتوں کی قربانی کھانے پر دلیر نہ ہوجائے گا؟ (١١) غرض تمہارے علم کے سبب وہ کمزور شخص یعنی وہ بھائی جس کی خاطر سیدنا مسیح قربان ہوئے ہلاک ہوجائے گا۔ (١٢) اور تم اس طرح بھائیوں کے گنہگار ہو کر اور ان کے کمزور دل کو گھایل کر کے سیدنا مسیح کے گنہگار ٹھہرتے ہو۔ (١٣) اس سبب سے اگر کھانا میرے بھائی کو ٹھوکر کھلائے تو میں بھی ہرگز گوشت نہ کھاؤں گا تا کہ اپنے بھائی کے لئے ٹھوکر کا سبب نہ بنوں۔

رکوع ٩

رسول کے حقوق اور فرائض

(١) کیا میں آزاد نہیں؟ کیا میں رسول نہیں؟ کیا میں نے سیدنا عیسیٰ کو نہیں دیکھا جو ہمارے آقا اور مولا ہیں۔ کیا تم مولا میں میرے بنائے ہوئے نہیں۔

(۲) اگر میں اوروں کے لئے رسول نہیں تو تمہارے لئے تو بیشک ہوں کیونکہ تم خود مولا میں میری رسالت پر مہر ہو۔(۳) جو میرا امتحان کرتے ہیں ان کے لئے میرا یہی جواب ہے۔ (۴) کیا ہمیں کھانے پینے کا اختیار نہیں؟ (۵) کیا ہم کو یہ اختیار نہیں کہ کسی مسیحی بہن کو بیاہ کرلئے پھریں جیسا اور رسول اور مولا کے بھائی اور کیفا کرتے ہیں؟ (٦) یا صرف مجھے اور برنباس کو ہی محنت مشقت سے باز رہنے کا اختیار نہیں؟ (۷) کون سا سپاہی کبھی اپنی گروہ سے کھا کر جنگ کرتا ہے؟ کون تاکستان لگا کر اس کا پھل نہیں کھاتا؟ یا کون گلہ چرا کر اس گلے کا دودھ نہیں پیتا؟ (۸) کیا میں یہ باتیں انسانی قیاس ہی کے موافق کہتا ہوں؟ کیا توریت شریف بھی یہی نہیں کہتی؟ چنانچہ حضرت موسیٰ کی توریت میں لکھاہے کہ دائیں میں چلتے ہوئے بیل کا منہ نہ باندھنا۔ کیا پروردگار کو بیلوں کی فکر ہے؟ (۱۰) یا خاص ہمارے واسطے یہ فرماتے ہیں؟ ہاں یہ ہمارے واسطے لکھا گیا کیونکہ مناسب ہے کہ جوتنے والا امید پر جوتے اور دائیں میں چلانے والا حصہ پانے کی امید پر دائیں چلائے۔(۱۱) پس جب ہم نے تمہارے لئے روحانی چیزیں بوئیں تو کیا یہ کوئی بڑی بات ہے کہ ہم تمہاری جسمانی چیزوں کی فصل کاٹیں؟ (۱۲) جب اوروں کا تم پر یہ اختیار ہے تو کیا ہمارا اس سے زیادہ نہ ہوگا؟ لیکن ہم نے اس اختیار سے کام نہیں لیا بلکہ ہر چیز کی برداشت کرتے ہیں تاکہ ہمارے باعث سیدنا عیسیٰ مسیح کی خوشخبری میں حرج نہ ہو۔(۱۳) کیا تم نہیں جانتے کہ جو مقدس چیزوں کی خدمت کرتے ہیں وہ بیت اللہ سے کھاتے ہیں؟ اور جو قربان گاہ کے خدمت گزار ہیں وہ قربان گاہ کے ساتھ حصہ پاتے ہیں؟ (۱۴) اسی طرح پروردگار نے بھی مقرر کیا ہے کہ خوشخبری سنانے والے خوشخبری کے وسیلہ سے گذارہ کریں۔(۱۵) لیکن میں نے ان میں سے کسی بات پر عمل نہیں کیا اور نہ اس غرض سے یہ لکھا کہ میرے واسطے ایسا کیا جائے کیونکہ میرا مرنا ہی اس سے بہتر ہے کہ کوئی میرا فخر کھودے۔

(۱۶) اگر خوشخبری سناؤں تو میرا کچھ فخر نہیں کیونکہ یہ تو میرے لئے ضروری بات ہے بلکہ مجھ پر افسوس ہے! اگر خوشخبری نہ سناؤں۔ (۱۷) کیونکہ کہ اگر اپنی مرضی سے یہ کرتا ہوں کہ تو میرے لئے اجر ہے اور اگر اپنی مرضی سے نہیں کرتا تو مختاری میرے سپرد ہوئی ہے۔ (۱۸) پس مجھے کیا اجر ملتا ہے؟ یہ کہ جب انجیل کی تبلیغ کروں تو خوشخبری کو مفت کردوں تاکہ جو اختیار مجھے خوشخبری کے بارے میں حاصل ہے اس کے موافق پورا عمل نہ کروں۔ (۱۹) اگرچہ میں سب لوگوں سے آزاد ہوں پھر بھی میں نے اپنے آپ کو سب کا غلام بنا دیا ہے تاکہ اور بھی زیادہ لوگوں کو کھینچ لاؤں۔ (۲۰) میں یہودیوں کے لئے یہودی بنا تاکہ یہودیوں کو کھینچ لاؤں۔ جو لوگ شریعت کے ماتحت ہیں ان کے لئے میں شریعت کے ماتحت ہوا تاکہ شریعت کے ماتحتوں کو کھینچ لاؤں۔ اگرچہ خود شریعت کے ماتحت نہ تھا۔ (۲۱) بے شرع لوگوں کے لئے بے شرع بنا تاکہ بے شرع لوگوں کو کھینچ لاؤں (اگرچہ پروردگار کے نزدیک بے شرع نہ تھا بلکہ سیدنا مسیح کی شریعت کے تابع تھا) (۲۲) کمزوروں کے لئے کمزور بنا تاکہ کمزوروں کو کھینچ لاؤں۔ میں سب آدمیوں کے لئے سب کچھ بنا ہوا ہوں تاکہ کسی طرح سے بعض کو بچالوں۔ (۲۳) اور میں سب کچھ انجیل کی خاطر کرتا ہوں تاکہ اوروں کے ساتھ اس میں شریک ہوؤں۔ (۲۴) کیا تم نہیں جانتے کہ دوڑ میں دوڑنے والے دوڑتے تو سب ہی ہیں مگر انعام ایک ہی لے جاتا ہے؟ تم بھی ایسے ہی دوڑو تاکہ جیتو۔ (۲۵) اور ہر پہلوان سب طرح کا پرہیز کرتا ہے۔ وہ لوگ تو مرجھانے والا سہرا پانے کے لئے یہ کرتے ہیں مگر ہم اس سہرے کے لئے کرتے ہیں جو نہیں مرجھاتا۔ (۲۶) پس میں بھی اسی طرح دوڑتا ہوں یعنی بے ٹھکانہ نہیں۔ میں اسی طرح مکوں سے لڑتا ہوں یعنی اس کی مانند نہیں جو ہوا کو مارتا ہے۔ (۲۷) بلکہ میں اپنے بدن کو مارتا کوٹتا اور اسے قابو میں رکھتا ہوں ایسا نہ ہو کہ اوروں میں تبلیغ کرکے آپ نامقبول ٹھہروں۔

رکوع ۱۰

بُت پرست کے خلاف انتباہ

(۱) اے دینی بھائیو! میں تمہارا اس سے ناواقف رہنا نہیں چاہتا کہ ہمارے سب باپ دادا بادل کے نیچے تھے اور سب کے سب سمندر میں سے گذرے۔ (۲) اورسب ہی نے اس بادل اور سمندر میں حضرت موسیٰ کا اصطباغ لیا۔(۳) اور سب نے ایک ہی روحانی خوراک کھائی۔ (۴) اور سب نے ایک ہی روحانی پانی پیا کیوں کہ وہ اس روحانی چٹان میں سے پانی پیتے تھے جو ان کے ساتھ ساتھ چلتی تھی اور وہ چٹان سیدنا مسیح تھے۔(۵) مگر ان میں اکثروں سے پروردگار راضی نہ ہوئے۔ چنانچہ وہ بیابان میں ڈھیر ہوگئے۔(۶) یہ باتیں ہمارے واسطے عبرت ٹھہریں تاکہ ہم بُری چیزوں کی خواہش نہ کریں جیسے انہوں نے کی۔(۷) اور تم بُت پرست نہ بنو جس طرح بعض ان میں سے بن گئے تھے۔ چنانچہ لکھاہے کہ لوگ کھانے پینے کو بیٹھے۔ پھر ناچنے کودنے کو اُٹھے۔ (۸) اور ہم حرامکاری نہ کریں جس طرح ان میں سے بعض نے کی اورایک ہی دن میں تئیس ہزار مارے گئے ۔(۹) اورہم پروردگار کی آزمائش نہ کریں جیسے ان میں سے بعض نے کی اور سانپوں نے انہیں ہلاک کیا۔ (۱۰) اور تم بڑا بڑاؤ نہیں جس طرح ان میں سے بعض بڑبڑائے اور ہلاک کرنے والوں سے ہلاک ہوئے۔(۱۱) یہ باتیں ان پر عبرت کے لئے واقع ہوئیں اورہم آخری زمانہ والوں کی نصیحت کے واسطے لکھی گئیں۔ (۱۲) پس جو کوئی اپنے آپ کو قائم سمجھتا ہے وہ خبردار رہے کہ گر نہ پڑے ۔ (۱۳) تم کسی ایسی آزمائش میں نہیں پڑے جو انسان کی برداشت سے باہر ہو اور پروردگار سچے ہیں۔

وہ تم کو تمہاری طاقت سے زیادہ آزمائش میں نہ پڑنے دیں گے بلکہ آزمائش کے ساتھ نکلنے کی راہ بھی پیدا کردیں گے تا کہ تم برداشت کرسکو۔

(۱۴) اس سبب سے اے میرے پیارو! بُت پرستی سے بھاگو۔ (۱۵) میں عقل مند جان کر تم سے کلام کرتا ہوں۔ جو میں کہتا ہوں تم آپ اسے پرکھو۔ (۱۶) وہ برکت کا پیالہ جس پر ہم برکت چاہتے ہیں کیا سیدنا مسیح کے خون کی شراکت نہیں؟ وہ روٹی جسے ہم توڑتے ہیں کیا سیدنا مسیح کے بدن کی شراکت نہیں؟ (۱۷) چونکہ روٹی ایک ہی ہے اس لئے ہم جو بہت سے ہیں ایک بدن ہیں کیونکہ ہم سب اسی ایک روٹی میں شریک ہوتے ہیں (۱۸) جو جسم کے اعتبار سے اسرائیلی ہیں ان پر نظر کرو۔ کیا قربانی کا گوشت کھانے والے قربان گاہ کے شریک نہیں؟ (۱۹) پس میں کیا یہ کہتا ہوں کہ بتوں کی قربانی کچھ چیز ہے یا بُت کچھ چیز ہے؟ (۲۰) نہیں بلکہ یہ کہتا ہوں کہ جو قربانی مشرکین کرتی ہیں شیاطین کے لئے قربانی کرتی ہیں نہ کہ خدا کے لئے اور میں نہیں چاہتا کہ تم شیاطین کے شریک ہو۔ (۲۱) تم پروردگار کے پیالے اور شیاطین کے پیالے دونوں میں سے نہیں پی سکتے ۔ پروردگار کے دسترخوان اور شیاطین کے دسترخوان دونوں پر شریک نہیں ہوسکتے۔ (۲۲) کیا ہم پروردگار کی غیرت کو جوش دلاتے ہیں؟ کیا ہم اس سے زیادہ زور آور ہیں؟

(۲۳) سب چیزیں روا تو ہیں مگر سب چیزیں مفید نہیں ۔ سب چیزیں روا تو ہیں مگر سب چیزیں ترقی کا باعث نہیں۔ (۲۴) کوئی اپنی بہتری نہ ڈھونڈے بلکہ دوسرے کی۔ (۲۵) جو کچھ قصابوں کی دکانوں میں بکتا ہے وہ کھاؤ اور دینی امتیاز کے سبب سے کچھ نہ پوچھو۔

(۲۶) کیونکہ زمین اوراس کی معموری پروردگار کی ہے ۔(۲۷) اگر بے ایمانوں میں سے کوئی تمہاری دعوت کرے اور تم جانے پر راضی ہو تو جو کچھ تمہارے آگے رکھا جائے اسے کھاؤ اور دینی امتیاز کے سبب سے کچھ نہ پوچھو۔(۲۸) لیکن اگر کوئی تم سے کہے کہ یہ قربانی کا گوشت ہے تو اس کے سبب سے جس نے تمہیں جتایا اور دینی امتیاز کے سبب سے نہ کھاؤ۔ (۲۹) دینی امتیاز سے میرا مطلب تمہارا امتیاز نہیں بلکہ اس دوسرے کا۔ بھلا میری آزادی دوسرے شخص کے امتیاز سے کیوں پرکھی جائے؟ (۳۰) اگر میں شکر کرکے کھاتا ہوں تو جس چیز پر شکر کرتا ہوں اس کے سبب سے کس لئے بدنام کیا جاتا ہوں؟ (۳۱) پس تم کھاؤ یا پیو یا جو کچھ کرو سب پروردگار کی بزرگی کے لئے کرو۔(۳۲) تم نہ یہودیوں کے لئے ٹھوکر کا باعث بنو نہ یونانیوں کے لئے نہ پروردگار کی جماعت کے لئے۔ (۳۳) چنانچہ میں بھی سب باتوں میں سب کو خوش کرتا ہوں اور اپنا نہیں بلکہ بہتوں کا فائدہ ڈھونڈتا ہوں تا کہ وہ نجات پائیں۔

رکوع ۱۱

عبادت میں سر ڈھانکنا

(۱) تم میری مانند بنو جیسا میں سیدنا مسیح کی مانند بنتا ہوں۔ (۲) میں تمہاری تعریف کرتا ہوں کہ تم ہر بات میں مجھے یاد رکھتے ہو اور جس طرح میں نے تمہیں روایتیں پہنچادیں تم اسی طرح ان کو برقرار رکھتے ہو۔(۳) پس میں تمہیں آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہر مرد کا سر سیدنا مسیح اور عورت کا سر مرد اور سیدنا مسیح کا سر پروردگار ہے۔

(۴)جو مرد سر ڈھنکے ہوئے دعا یا نبوت کرتاہے وہ اپنے سر کو بے حرمت کرتاہے۔ (۵)اورجو عورت بے سر ڈھنکے دعا یا نبوت کرتی ہے وہ اپنے سر کو بے حرمت کرتی ہے کیونکہ وہ سر منڈی کے برابر ہے۔ (٦) اگر عورت اوڑھنی نہ اوڑھے تو بال بھی کٹائے۔ اگر عورت کا بال کٹانا یا سرمنڈانا شرم کی بات ہے تواوڑھنی اوڑھے۔ (۷) البتہ مرد کو اپنا سر ڈھانکنا نہ چاہیے کیونکہ وہ پروردگار کی صورت اور اس کی بزرگی ہے مگر عورت مرد کی عظمت ہے۔ (۸) اس لئے کہ مرد عورت سے نہیں بلکہ عورت مرد سے ہے۔ (۹) اور مرد عورت کے لئے نہیں بلکہ عورت مرد کے لئے پیدا ہوئی ۔ (۱۰) پس فرشتوں کے سبب سے عورت کو چاہیے کہ اپنے سر پر محکوم ہونے کی علامت رکھے۔(۱۱) توبھی پروردگار میں نہ عورت مرد کے بغیر ہے نہ مرد عورت کے بغیر ۔ (۱۲) کیونکہ جیسے عورت مرد سے ہے ویسے ہی مرد بھی عورت کے وسیلہ سے ہے مگر سب چیزیں پروردگار کی طرف سے ہیں (۱۳) تم آپ ہی انصاف کرو۔ کیا عورت کا بے سر ڈھنکنے پروردگار سے دعا کرنا مناسب ہے؟(۱۴) کیا تم طبعی طور پر بھی معلوم نہیں کہ اگر مرد لمبے بال رکھے تو اس کی بے حرمتی ہے ؟ (۱۵) اور اگر عورت کے لمبے بال ہوں تو اس کی زینت کیوں کہ بال اسے پردہ کے لئے دئے گئے ہیں۔(۱۶)لیکن اگر کوئی حجتی نکلے تو یہ جان لے کہ نہ ہمارا ایسا دستور ہے نہ پروردگار کی جماعتوں کا۔

(۱۷) لیکن یہ حکم جو دیتا ہوں اس میں تمہاری تعریف نہیں کرتا۔ اس لئے کہ تمہارے جمع ہونے سے فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہوتاہے۔ (۱۸) کیونکہ اول تو میں یہ سنتا ہوں کہ جس وقت تمہاری جماعت جمع ہوتی ہے تو تم میں تفرقے ہوتے ہیں اور میں اس کا کسی قدر یقین کرتا ہوں۔ (۱۹) کیونکہ تم میں بدعتوں کا بھی ہونا ضرور ہے تا کہ ظاہر ہوجائے کہ تم میں مقبول کون سے ہیں۔

(۲۰) پس جب تم باہم جمع ہوتے ہو تو تمہارا وہ کھانا عشائی ربانی نہیں ہوسکتا۔(۲۱) کیونکہ کہ کھانے کے وقت ہر شخص دوسرے سے پہلے اپنا عشا کھالیتا ہے اور کوئی تو بھوکا رہتا ہے اور کسی کو نشہ ہوجاتا ہے۔ (۲۲) کیوں؟ کھانے پینے کے لئے تمہارے گھر نہیں؟ یا پروردگار کی جماعت کو ناچیز جانتے اور جن کے پاس نہیں ان کو شرمندہ کرتے ہو؟میں تم سے کیا کھوں؟ کیا اس بات میں تمہاری تعریف کروں؟میں تعریف نہیں کرتا۔(۲۳) کیونکہ یہ بات مجھے پروردگار سے پہنچی اور میں نے تم کو بھی پہنچادی کہ سیدنا عیسیٰ مسیح نے جس رات وہ پکڑوائے روٹی لی۔ (۲۴) اور شکر کرکے توڑی اور کہا یہ میرا بدن ہے تمہارے لئے ہے۔میری یادگاری کے واسطے یہی کیا کرو۔ (۲۵)اسی طرح آپ نے کھانے کے بعد پیالہ بھی لیا اور کہا یہ پیالہ میرے خون میں نیا عہد ہے۔ جب کبھی پیو میری یادگاری کے لئے یہی کیا کرو۔ (۲۶) کیونکہ کہ جب کبھی تم یہ روٹی کھاتے اور اس پیالے میں سے پیتے ہو تو مولا کی موت کو اظہار کرتے ہو۔ جب تک وہ نہ آئے ۔ (۲۷) اس واسطے جو کوئی نامناسب طور پر مولا کی روٹی کھائے یا ان کے پیالے میں سے پئیو۔(۲۹) کیونکہ جو کھاتے پیتے وقت مولا کے بدن کو نہ پہچانے وہ اس کھانے پینے سے سزا پائے گا۔ (۳۰) اسی سبب سے تم میں بہتیرے کمزور اور بیمار ہیں اور بہت سے سو بھی گئے۔ (۳۱)اگر ہم اپنے آپ کو جانچتے تو سزا نہ پاتے۔(۳۲) پس اے میرے بھائیو! جب تم کھانے کے لئے جمع ہو تو ایک دوسرے کی راہ دیکھو۔(۳۴) اگر کوئی بھوکا ہو تو اپنے گھر میں کھالے تا کہ تمہارا جمع ہونا سزا کا باعث نہ ہو اور باقی باتوں کو میں آکر درُست کردوں گا۔

رکوع ۱۲

(۱) اے بھائیو! میں نہیں چاہتا کہ تم روحانی نعمتوں کے بارے میں بے خبر رہو۔ (۲) تم جانتے ہو کہ جب تم غیر قوم تھے تو گونگے بُتوں کے پیچھے جس طرح کوئی تم کو لے جاتا تھا اسی طرح جاتے تھے۔(۳) پس میں تمہیں جتاتا ہوں جو کوئی پروردگار کے روح کی ہدایت سے بولتا ہے وہ نہیں کہتا کہ سیدنا عیسیٰ نعوذباللہ ملعون ہے اور نہ کوئی روحِ پاک کے بغیر کہہ سکتا ہے کہ سیدنا عیسیٰ مولا ہیں۔

(۴) نعمتیں تو طرح طرح کی ہیں مگر روح ایک ہی ہے۔(۵) اور خدمتیں بھی طرح طرح کی ہیں مگر مولا ایک ہیں۔(۶) اور تاثیریں بھی طرح طرح کی ہیں مگر پروردگار ایک ہی ہے جو سب میں ہر طرح کا اثر پیدا کرتا ہے۔(۷) لیکن ہر شخص میں روح کا ظہور فائدہ پہنچانے کے لئے ہوتا ہے۔ (۸) کیونکہ ایک کو روح کے وسیلہ سے حکمت کا کلام عنایت ہوتا ہے اور دوسرے کو اسی روح کی مرضی کے موافق علمیت کا کلام ۔ (۹) کسی کو اسی روح سے ایمان اور کسی کو اسی ایک روح سے شفا دینے کی توفیق ۔(۱۰) کسی کو معجزوں کی قدرت ، کسی کو نبوت ، کسی کو روحوں کا امتیاز، کسی کو طرح طرح کی زبانیں۔ کسی کو زبانوں کا ترجمہ کرنا۔ (۱۱) لیکن یہ سب تاثیریں وہی ایک روح کرتا ہے اور جس کو جو چاہتا ہے بانٹتا ہے۔

بہت سے اعضا لیکن بدن ایک

(۱۲) کیونکہ جس طرح بدن ایک ہے اور اس کے اعضا بہت سے ہیں اور بدن کے سب اعضا کو بہت سے ہیں مگر باہم مل کر ایک ہی بدن ہیں اسی طرح سیدنا مسیح بھی ہے ۔(۱۳) کیونکہ کہ ہم سب نے خواہ یہودی ہوں خواہ یونانی ۔ خواہ غلام خواہ آزاد ۔ ایک ہی روح کے وسیلہ سے ایک بدن ہونے کے لئے اصطباغ لیا اور ہم سب کو ایک ہی روح پلایا گیا۔(۱۴) چنانچہ بدن میں ایک ہی عضو نہیں بلکہ بہت سے ہیں۔ (۱۵) اگر پاؤں کہے چونکہ میں ہاتھ نہیں اس لئے بدن کا نہیں تو وہ اس سبب سے بدن سے خارج تو نہیں۔ (۱۶) اور اگر کان کہے چونکہ میں آنکھ نہیں اس لئے بدن کا نہیں تو وہ اس سبب سے بدن سے خارج تو نہیں۔(۱۷) اگر سارا بدن آنکھ ہی ہوتا تو سننا کہاں ہوتا؟ اگر سننا ہی سننا ہو تو سونگھنا کہاں ہوتا؟ (۱۸) مگر فی الواقع پروردگار نے ہر ایک عضو کو بدن میں اپنی مرضی کے موافق رکھا ہے ۔(۱۹) اگر وہ سب ایک ہی عضو ہوتے تو بدن کہا ہوتا ؟ (۲۰) مگر اب اعضا تو بہت سے ہیں لیکن بدن ایک ہی ہے۔(۲۱) پس آنکھ ہاتھ سے نہیں کہہ سکتی کہ میں تمہاری محتاج نہیں اور نہ سر پاؤں سے کہہ سکتا ہے کہ میں تمہارا محتاج نہیں۔ (۲۲) بلکہ بدن کے وہ اعضا جو اوروں سے کمزور معلوم ہوتے ہیں بہت ہی ضروری ہیں ۔ (۲۳)اور بدن کے وہ اعضا جنہیں ہم اوروں کی نسبت ذلیل جانتے ہیں انہی کو زیادہ عزت دیتے ہیں اور ہمارے نازیبا اعضا بہت زیبا ہوجاتے ہیں۔ (۲۴)حالانکہ ہمارے زیبا اعضا محتاج نہیں مگر پروردگار نے بدن کو اس طرح مرکب کیا ہے کہ جو عضو محتاج ہے اسی کو زیادہ عزت دی جائے ۔ (۲۵) تا کہ بدن میں تفرقہ نہ پڑے بلکہ اعضا ایک دوسرے کی برابر فکر رکھیں۔

(۲۶) پس اگر ایک عضو دکھ پاتا ہے تو سب اعضا اس کے ساتھ دکھ پاتے ہیں اور اگر ایک عضو عزت پاتا ہے تو سب اعضا اس کے ساتھ خوش ہوتے ہیں۔ (۲۷) اسی طرح تم مل کر سیدنا مسیح کا بدن اور فرداً فرداً عضا ہو۔ (۲۸) اور پروردگار نے جماعت میں الگ الگ شخص مقرر کئے۔ پہلے رسول دوسرے نبی تیسرے استاد، پھر معجزے دکھانے والے۔ پھر شفا دینے والے۔ مددگار، منتظم ، طرح طرح کی زبانیں بولنے والے۔ (۲۹) کیا سب رسول ہیں ؟ کیا سب نبی ہیں؟ کیا سب استاد ہیں ؟ کیا سب معجزہ دکھانے والے ہیں؟ (۳۰) کیا سب کو شفا دینے کی قوت عنایت ہوئی ؟ کیا سب طرح طرح کی زبانیں بولتے ہیں ؟ کیا سب ترجمہ کرتے ہیں ؟ (۳۱) تم بڑی سے بڑی نعمتوں کی آرزو رکھو لیکن اور بھی سب سے عمدہ طریقہ میں تمہیں بتاتا ہوں۔

رکوع ۱۳

ترانہ محبت

(۱) اگر میں آدمیوں اور فرشتوں کی زبانیں بولوں اور محبت نہ کروں تو میں ٹھنٹھناتا پیتل یا جھنجھاتی جھانجھ ہوں۔ (۲) اور اگر مجھے نبوت ملے اور سب بھیدوں اور کل علم کی واقفیت ہو اور میرا ایمان یہاں تک کامل ہو کہ پہاڑوں کو ہٹادوں اور محبت نہ رکھو تو میں کچھ بھی نہیں۔ (۳) اور اگر اپنا سارا مال غریبوں کو کھلادوں یا اپنا بدن جلانے کو دے دوں اور محبت نہ رکھوں تو مجھے کچھ بھی فائدہ نہیں۔ (۴) محبت صابر ہے اور مہربان ۔ محبت حسد نہیں کرتی۔ محبت شیخی نہیں مارتی اور پھولتی نہیں۔ (۵) نازیبا کام نہیں کرتی ۔ اپنی بہتری نہیں چاہتی ۔ جھنجھلاتی نہیں۔ بدگمانی نہیں کرتی ۔ (۶) بدکاری سے خوش نہیں ہوتی بلکہ سچائی سے خوش ہوتی ہے ۔ (۷) سب کچھ سہہ لیتی ہے۔ سب کچھ یقین کرتی ہے۔ سب باتوں کی امید رکھتی ہے۔ سب باتوں کی برداشت کرتی ہے۔

(۷)سب کچھ سہہ لیتی ہے۔ سب کچھ یقین کرتی ہے۔ سب باتوں کی امید رکھتی ہے۔ سب باتوں کی برداشت کرتی ہے۔ (۸)محبت کو زوال نہیں، نبوتیں ہوں تو موقوف ہوجائیں گی۔زبانیں ہوں تو جاتی رہیں گی۔ علم ہو تو مٹ جائے گا۔(۹) کیونکہ ہمارا علم ناقص ہے اور ہماری نبوت ناتمام۔(۱۰) لیکن جب کامل آئیں گا تو ناقص جاتا رہے گا۔(۱۱) جب میں بچہ تھا تو بچوں کی طرح بولتا تھا۔ بچوں کی سی طبعیت تھی۔ بچوں کی سی سمجھ تھی۔ لیکن جب جوان ہوا تو بچپن باتیں ترک کردیں۔(۱۲) اب ہم کو آئینہ میں دھندلاسا دکھائی دیتاہے مگر اس وقت روبرو دیکھیں گے۔ اس وقت میرا علم ناقص ہے مگر اس وقت ایسے پورے طور پر پہچانوں گا جیسے میں پہچانا گیا ہوں۔(۱۳) غرض ایمان، امید محبت یہ تینوں دائمی ہیں مگر افضل ان میں محبت ہے۔

رکوع ۱۴

روحانی نعمتوں کی آرزو

(۱)محبت کے طالب ہو اورروحانی نعمتوں کی بھی آرزو رکھو۔ خصوصاً اس کی کہ نبوت کرو۔(۲) کیونکہ جو بیگانہ زبان میں باتیں کرتاہے وہ آدمیوں سے باتیں نہیں کرتا بلکہ پروردگارسے اس لئے کہ اس کی کوئی نہیں سمجھتا حالانکہ وہ اپنی روح کے وسیلہ سے راز کی باتیں کہتاہے۔(۳) لیکن جو نبوت کرتاہے وہ آدمیوں سے ترقی اور نصیحت اور تسلی کی باتیں کہتاہے۔(۴) جو بیگانہ زبان میں باتیں کرتا ہے وہ اپنی ترقی کرتاہے اور جو نبوت کرتاہے وہ جماعت کی ترقی کرتاہے۔(۵) اگرچہ میں یہ چاہتا ہوں کہ تم سب بیگانہ زبانوں میں باتیں کرولیکن زیادہ تریہی چاہتا ہوں کہ نبوت کرو اور اگر بیگانہ زبانیں بولنے والاجماعت کی ترقی کے لئے ترجمہ نہ کرے تو نبوت کرنے والااس سے بڑاہے۔

(۶) پس اے دینی بھائیو! اگرمیں تمہارے پاس آکر بیگانہ زبانوں میں باتیں کروں اور کشف یا علم یا نبوت یا تعلیم کی باتیں تم سے نہ کہوں تو تم کو مجھ سے کیا فائدہ ہو گا؟(۷) چنانچہ بے جان چیزوں میں بھی جن سے آواز نکلتی ہے مثلاً بانسری یا بربط اگر ان آوازوں میں فرق نہ ہو تو جو پھونکا یا بجایا جاتا ہے وہ کیوں کر پہچانا جائے؟(۸) اور اگر تُرہی کی آواز صاف نہ ہو تو کون لڑائی کے لئے تیاری کرے گا؟(۹) ایسے ہی تم بھی اگر زبان سے واضح بات نہ کہو تو جو کہا جاتا ہے کیونکر سمجھا جائے گا؟ تم ہوا سے باتیں کرنے والے ٹھہروگے۔(۱۰) دنیا میں کوئی خواہ کتنی ہی مختلف زبانیں ہوں ان میں سے کوئی بھی بے معنی نہ ہوگی۔(۱۱) پس اگرمیں کسی زبان کے معنی نہ سمجھوں تو بولنے والے کے نزدیک میں اجنبی ٹھہروں گا اور بولنے والا میرے نزدیک اجنبی ٹھہرے گا۔(۱۲) پس تم جب روحانی نعمتوں کی آرزو رکھتے ہو تو ایسی کوشش کرو کہ تمہاری نعمتوں کی افزونی سے جماعت کی ترقی ہو۔(۱۳) اس سبب سے جو بیگانہ زبان میں باتیں کرتا ہے وہ دعا کرے کہ ترجمہ بھی کرسکے۔(۱۴) اس لئے کہ اگرمیں کسی بیگانہ زبان میں دعا کروں گا اور عقل سے بھی دعا کروں گا۔روح سے بھی گاؤں گا اور عقل سے بھی گاؤں گا۔(۱۶)ورنہ اگر تم روح ہی سے حمد کروگے تو ناواقف آدمی تیری شکر گزاری پر آمین کیوں کر کہے گا؟ اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ تو کیا کہتا ہے۔(۱۷) تم تو بیشک اچھی طرح سے شکر کرتے ہو مگر دوسرے کی ترقی نہیں ہوتی۔(۱۸) میں پروردگار کا شکر کرتا ہوں کہ تم سب سے زیادہ زبانیں بولتا ہوں۔(۱۹)لیکن جماعت میں بیگانہ زبان میں دس ہزار باتیں کہنے سے مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ اوروں کی تعلیم کے لئے پانچ ہی باتیں عقل سے کہوں۔

(۲۰) اے دینی بھائیو! تم سمجھ میں بچے نہ بنو۔ بدی میں تو بچے رہو مگر سمجھ میں جوان بنو۔ (۲۱) توریت شریف میں لکھا ہے کہ پروردگار فرماتے ہیں میں بیگانہ زبان اور بیگانہ ہونٹوں سے اس امت سے باتیں کروں گا تو بھی وہ میری نہ سنیں گے۔(۲۲) پس بیگانہ زبانیں ایمان داروں کے لئے نہیں بلکہ بے ایمانوں کے لئے نشان ہیں اور نبوت بے ایمانوں کے لئے نہیں بلکہ ایمان داروں کے لئے نشان ہے۔(۲۳) پس اگر ساری جماعت ایک جگہ جمع ہو اور سب کے سب بیگانہ زبانیں بولیں اور ناواقف یا بے ایمان لوگ اندر آجائیں تو کیا وہ تم کو دیوانہ نہ کہیں گے؟ (۲۴) لیکن اگر سب نبوت کریں اور کوئی بے ایمان یا ناواقف اندر آجائے تو سب اسے قائل کردیں گے اور سب اسے پرکھ لیں گے۔(۲۵) اور اس کے دل کے بھید ظاہر ہوجائیں گے۔ تب وہ منہ کے بل گر کر پروردگار کو سجدہ کرے گا اور اقرار کرے گا کہ بیشک پروردگارِ عالم تم میں ہے۔

جماعت کا نظام

(۲۶) پس اے دینی بھائیو! کیا کرنا چاہیے؟ جب تم جمع ہوتے ہو تو ہر ایک کے دل میں مزمور یا تعلیم یا مکاشفہ یا بیگانہ زبان یا ترجمہ ہوتا ہے۔ سب کچھ روحانی ترقی کے لئے ہونا چاہیے (۲۷) اگر بیگانہ زبان میں باتیں کرنا ہو تو دو دو یا زیادہ سے زیادہ تین تین شخص باری باری سے بولیں اور ایک شخص ترجمہ کرے۔ (۲۸) اور اگر کوئی ترجمہ کرنے والا نہ ہو تو بیگانہ زبان بولنے والا جماعت میں چپکا رہے اور اپنے دل سے اور پروردگار سے باتیں کرے۔ (۲۹) نبیوں میں سے دو یا تین بولیں اور باقی ان کے کلام کو پرکھیں۔(۳۰) لیکن اگر دوسرے پاس بیٹھنے والے پر وحی اترے تو پہلا خاموش ہوجائے۔(۳۱) کیونکہ تم سب کے سب ایک ایک کرکے نبوت کرسکتے ہو تا کہ سب سیکھیں اور سب کو نصیحت ہو۔(۳۲) اور نبیوں کی روحیں نبیوں کے تابع ہیں۔

(۳۳) کیونکہ پروردگار ابتری کے نہیں بلکہ امن کے بانی ہیں۔جیسا پارساؤں کی سب جماعتوں میں ہے۔

(۳۴) عورتیں جماعت کے مجمع میں خاموش رہیں کیونکہ انہیں بولنے کا حکم نہیں بلکہ تابع رہیں جیسا توریت میں بھی لکھا ہے۔ (۳۵) اور اگر کچھ سیکھنا چاہیں تو گھر میں اپنے اپنے شوہر سے پوچھیں کیونکہ عورت کا جماعت کے مجمع میں بولنا شرم کی بات ہے۔ (۳۶) کیا پروردگار کا کلام تم میں سے نکلا؟ یا صرف تم ہی تک پہنچا ہے؟

(۳۷) اگر کوئی اپنے آپ کو نبی یا روحانی سمجھے تو یہ جان لے کہ جو باتیں میں تمہیں لکھتا ہوں وہ پروردگار کے حکم ہیں۔ (۳۸) اور اگر کوئی نہ جانے تو نہ جانے۔

(۳۹) پس دینی بھائیو! نبوت کرنے کی آرزو رکھو اور زبانیں بولنے سے منع نہ کرو۔ (۴۰) مگر سب باتیں شائستگی اور قرینہ کے ساتھ عمل میں آئیں۔

رکوع ۱۵

سیدنا عیسیٰ کا زندہ ہوجانا

(۱) اب اے دینی بھائیو! میں تمہیں وہی خوشخبری جتائے دیتا ہوں جو پہلے دے چکا ہوں جسے تم نے قبول بھی کرلیا تھا اور جس پر قائم بھی ہو۔ (۲) اسی کے وسیلہ سے تم کو نجات بھی ملتی ہے بشرطیکہ وہ خوشخبری جو میں نے تمہیں دی تھی یاد رکھتے ہو ورنہ تمہارا ایمان لانا بے فائدہ ہوا۔ (۳) چنانچہ میں نے سب سے پہلے تم کو وہی بات پہنچادی جو مجھے پہنچی تھی کہ سیدنا عیسیٰ مسیح کلامِ الہیٰ کے مطابق ہمارے گناہوں کے لئے قربان ہوئے۔ (۴) اور دفن ہوئے اور تیسرے دن کلامِ الہیٰ کے مطابق جی اٹھے۔ (۵) اور کیفا اور اس کے بعد ان بارہ کو دکھائی دیئے۔ (۶) پھر پانچ سو سے زیادہ بھائیوں کو ایک ساتھ دکھائی دیئے۔ جن میں سے اکثر اب تک موجود ہیں اور بعض سو گئے۔

(۷) پھر حضرت یعقوب کو دکھائی دیئے ، پھر سب رسولوں کو(۸) اور سب سے پیچھے مجھ کو جو گویا ادھورے دنوں کی پیدائش ہوں دکھائی دیئے۔(۹) کیونکہ میں رسولوں میں سب سے چھوٹا ہوں بلکہ رسول کہلانے کے لائق نہیں اس لئے کہ میں نے پروردگار کی جماعت کو ستایا تھا۔(۱۰) لیکن جو کچھ ہوں پروردگار کی مہربانی سے ہوں اور ان کی مہربانی جو مجھ پر ہوئی وہ بے فائدہ نہیں ہوئی بلکہ میں نے ان سب سے زیادہ محنت کی اور میری طرف سے نہیں ہوئی بلکہ پروردگار کی مہربانی سے جو مجھ پر تھی۔(۱۱) پس خواہ میں ہوں خواہ وہ ہوں ہم یہی تبلیغ کرتے ہیں اور اسی پر تم ایمان بھی لائے۔

ہمارا جی اٹھنا

(۱۲) پس جب سیدنا عیسیٰ مسیح کی یہ تبلیغ کی جاتی ہے کہ وہ مردوں میں سے جی اٹھے تو تم میں سے بعض کس طرح کہتے ہیں کہ مردوں کی قیامت ہے ہی نہیں۔(۱۳) اگر مردوں کی قیامت نہیں تو سیدنا عیسیٰ مسیح بھی نہیں جی اٹھے۔(۱۴) اور اگر سیدنا عیسیٰ مسیح نہیں جی اٹھے تو ہماری تبلیغ بھی بے فائدہ ہے اور تمہارا ایمان بھی بے فائدہ ۔(۱۵) بلکہ ہم پروردگار کے جھوٹے گواہ ٹھہرے کیونکہ ہم نے رب العالمین کی بابت یہ شہادت دی کہ انہوں نے سیدنا عیسیٰ مسیح کو زندہ کیا حالانکہ نہیں جلایا اگر بالفرض مردے نہیں جی اٹھتے۔اور اگر مردے نہیں جی اٹھتے تو سیدنا عیسیٰ مسیح بھی نہیں جی اٹھے ۔(۱۷) اور اگر سیدنا عیسیٰ نہیں جی اٹھے تو تمہارا ایمان بے فائدہ ہے تم اب تک اپنے گناہوں میں گرفتار ہو۔(۱۸) بلکہ جو سیدنا مسیح میں سوگئے ہیں وہ بھی ہلاک ہوئے۔(۱۹) اگر ہم صرف اسی زندگی میں سیدنا مسیح میں امید رکھتے ہیں تو سب آدمیوں سے زیادہ بد نصیب ہیں۔

(۲۰) لیکن فی الواقع سیدنا مسیح مردوں میں سے جی اٹھے ہیں اور جو سوگئے ہیں ان میں پہلا پھل ہوئے ۔ (۲۱) کیونکہ کہ جب آدمی کے سبب سے موت آئی تو آدمی ہی کے سبب سے مردوں کی قیامت بھی آئی۔ (۲۲) اورجیسے آدم میں سب مرتے ہیں ویسے ہی سیدنا عیسیٰ مسیح میں سب زندہ کئے جائیں گے ۔(۲۳) لیکن ہر ایک اپنی اپنی باری سے ۔پہلا پھل سیدنا مسیح، پھر سیدنا مسیح کے آنے پر ان کے لوگ ۔ (۲۴) اس کے بعد آخرت ہو گی۔ اس وقت وہ ساری حکومت اور سارا اختیار اور قدرت نیست کر کے بادشاہی کو پروردگار کے حوالہ کردیں گے ۔(۲۵) کیونکہ جب تک کہ وہ سب دشمنوں کو اپنے پاؤں تلے نہ لے آئیں ان کو بادشاہی کرنا ضرور ہے ۔(۲۶) سب سے پچھلا دشمن جو نیست کیا جائے گا وہ موت ہے۔(۲۷) کیونکہ پروردگار نے سب کچھ ان کے پاؤں تلے کردیا ہے مگر جب وہ فرماتے ہیں کہ سب کچھ ان کے تابع کردیا گیا تو ظاہر ہے کہ جس نے سب کچھ ان کے تابع کردیا وہ الگ رہے۔ (۲۸) اور جب سب کچھ ان کے تابع ہوجائے گا تو ابن اللہ خود ان کے تابع ہوجائیں گے جس نے سب چیزیں ان کے تابع کردیں تا کہ سب میں پروردگار ہی سب کچھ ہو۔

(۲۹) ورنہ جو لوگ مردوں کے لئے اصطباغ لیتے ہیں وہ کیا کریں گے ؟ اگر مردے جی اٹھتے ہی نہیں تو پھر کیوں ان کے لئے اصطباغ لیتے ہیں ؟ (۳۰) اور ہم کیوں ہر وقت خطرہ میں پڑے رہتے ہیں ؟ (۳۱) اے دینی بھائیو! مجھے اس فخر کی قسم جو ہمارے آقا و مولا سیدنا عیسیٰ مسیح میں تم پر ہے میں ہر روز مرتا ہوں۔ (۳۲) اگر میں انسان کی طرح افسس میں درندوں سے لڑا تو مجھے کیا فائدہ ؟ اگر مردے نہ زندہ کئے جائیں گے تو آؤ کھائیں پیئں کیونکہ کل تو مر ہی جائیں گے ۔(۳۳) فریب نہ کھاؤ، بُری صحبتیں اچھی عادتوں کو بگاڑ دیتی ہیں۔(۳۴) سچے ہونے کے لئے ہوش میں آؤ اور گناہ نہ کرو کیونکہ بعض پروردگار سے ناواقف ہیں۔ میں تمہیں شرم دلانے کو یہ کہتا ہوں ۔

زندہ ہوجانے کے بعد جسم کی حالت

(۳۵) اب کوئی یہ کہے گا کہ مردے کس طرح جی اٹھتے ہیں اور کیسے جسم کے ساتھ آتے ہیں؟(۳۶) اے نادان! تم خود جو کچھ بوتے ہو جب تک وہ نہ مرجائے زندہ نہیں کیا جاتا ۔(۳۷) اور جو تم بوتے ہو یہ وہ جسم نہیں جو پیدا ہونے والا ہے بلکہ صرف دانہ ہے ۔خواہ گیہوں کا خواہ کسی اور چیز کا ۔(۳۸) مگر پروردگار نے جیسا ارادہ کرلیا ویسا ہی اس کو جسم دیتے ہیں اور ہر ایک بیج کو اس کا خاص جسم۔(۳۹) سب گوشت یکساں گوشت نہیں بلکہ آدمیوں کا گوشت اور ہے۔ چوپایوں کا گوشت اور۔ پرندوں کا گوشت اور ہے مچھلیوں کا گوشت اور ۔(۴۰) آسمانی بھی جسم ہیں اور زمینی بھی مگر آسمانیوں کی بزرگی اور ہے زمینیوں کی اور۔(۴۱) آفتاب کی بزرگی اور ہے مہتاب کی بزرگی اور۔ستاروں کی بزرگی اور کیونکہ ستارے ،ستارے کی بزرگی میں فرق ہے۔(۴۲) مردوں کی قیامت بھی ایسی ہی ہے۔ جسم فنا کی حالت میں بویا جاتا ہے اور بقا کی حالت میں جی اٹھتا ہے ۔(۴۳) بے حرمتی کی حالت میں بویا جاتا ہے اور بزرگی کی حالت میں جی اٹھتا ہے۔ کمزوری کی حالت میں بویا جاتا ہے اور قوت کی حالت میں جی اٹھتا ہے ۔(۴۴) نفسانی جسم بویا جاتا ہے اور روحانی جسم جی اٹھتا ہے ۔ جب نفسانی جسم ہے تو روحانی جسم بھی ہے ۔(۴۵) چنانچہ لکھا بھی ہے کہ پہلا آدمی یعنی آدم زندہ نفس بنا۔ پچھلا آدم زندگی بخشنے والی روح بنا۔(۴۶) لیکن روحانی پہلے نہ تھا بلکہ نفسانی تھا۔ اس کے بعد روحانی ہوا ۔(۴۷) پہلا آدمی زمین سے یعنی خاکی تھا۔دوسرا آدمی آسمانی ہے۔(۴۸) جیسا وہ خاکی تھا ویسا ہی اور خاکی بھی ہیں اور جیسا وہ آسمانی ہے ویسا ہی اور آسمانی بھی ہیں۔(۴۹) اور جس طرح ہم اس خاکی کی صورت پر ہوئے اسی طرح اس آسمانی کی صورت پر بھی ہوں گے ۔

(۵۰) اے دینی بھائیو! میرا مطلب یہ ہے کہ گوشت اور خون پروردگار کی بادشاہی کے وارث نہیں ہوسکتے اور نہ فنا بقا کی وارث ہوسکتی ہے ۔

(۵۱) دیکھو میں تم سے راز کی بات کہتا ہوں۔ ہم سب تو نہیں سوئیں گے مگر سب بدل جائیں گے۔ (۵۲) اور یہ ایک دم میں، ایک پل میں، پچھلا نرسنگا پھونکتے ہی ہو گا کیونکہ نرسنگا پھونکا جائے گا اور مردے غیر فانی حالت میں اٹھیں گے اور ہم بدل جائیں گے ۔(۵۳) کیونکہ ضرور ہے کہ یہ فانی جسم بقا کا جامہ پہنے اور یہ مرنے والا جسم حیاتِ ابدی کا جامہ پہنے ۔ (۵۴) اور جب یہ فانی جسم بقا کا جامہ پہن چکے گا اور یہ مرنے والا جسم حیاتِ ابدی کا جامہ پہن چکے گا تو وہ قول پورا ہو جائے گا جو لکھا ہے کہ موت فتح کا لقمہ ہو گئی۔ (۵۵) اے موت تیری فتح کہاں رہی ؟ اے موت تیرا ڈنک کہاں رہا ؟(۵۶) موت کا ڈنک گناہ ہے اور گناہ کا زور شریعت ہے۔(۵۷) مگر پروردگار کا شکر ہے جو ہمارے آقا و مولا سیدنا عیسیٰ مسیح کے وسیلہ سے ہم کو فتح عطا فرماتے ہیں۔(۵۸) پس اے دینی بھائیو! ثابت قدم اور قائم رہو اور پروردگار کے کام میں ہمیشہ افزایش کرتے رہو کیونکہ یہ جانتے ہو کہ تمہاری محنت پروردگار میں بے فائدہ نہیں ہے۔

رکوع ۱۶

(۱) اب اس چندے کی بابت جو مقدسوں کے لئے کیا جاتا ہے جیسا میں نے گلتیہ کی جماعتوں کو حکم دیا ویسا ہی تم بھی کرو۔ (۲) ہفتہ کے پہلے دن تم میں سے ہر شخص اپنی آمدنی کے موافق کچھ اپنے پاس رکھ چھوڑا کرے تا کہ میرے آنے پر چندے نہ کرنے پڑیں۔ (۳) اور جب میں آؤں گا تو جنہیں تم منظور کرو گے ان کو میں خط دے کر بھیج دوں گا تمہاری خیرات یروشلیم کو پہنچا دیں۔ (۴) اور اگر میرا بھی جانا مناسب ہوا تو وہ میرے ساتھ ہی جائیں گے۔

(۵) اور میں مکدنیہ ہو کر تمہارے پاس آؤں گا کیونکہ مجھے مکدنیہ ہو کر جانا تو ہے ہی ۔(۶) مگر رہوں شاید تمہارے ہی پاس اور جاڑا بھی تمہارے ہی پاس کاٹوں تا کہ جس طرف میں جانا چاہوں تم مجھے اس طرف روانہ کر دو۔

(۷) کیونکہ میں اب راہ میں تم سے ملاقات کرنا نہیں چاہتا بلکہ مجھے امید ہے کہ پروردگار نے چاہا تو کچھ عرصہ تمہارے پاس رہوں گا۔(۸) لیکن میں عید پنتکست تک افسس میں رہوں گا۔ (۹) کیونکہ میرے لئے ایک وسیع اور کارآمد دروازہ کھلا ہے اور مخالف بہت سے ہیں۔

(۱۰) اگر تیمتھیس آجائے تو خیال رکھنا کہ وہ تمہارے پاس بے خوف رہے کیونکہ وہ میری طرح پروردگار کا کام کرتا ہے۔(۱۱) پس کوئی اسے حقیر نہ جانے بلکہ اس کو صحیح سلامت اس طرف روانہ کرنا کہ میرے پاس آجائے کیونکہ میں منتظر ہوں کہ وہ بھائیوں سمیت آئے۔(۱۲) اور بھائی اپلوس سے میں نے بہت التماس کیا کہ تمہارے پاس بھائیوں کے ساتھ جائیں مگر اس وقت جانے پر مطلق راضی نہ ہوئے لیکن جب ان کو موقع ملے گا تو جائیں گے۔

اختتامی کلمات

(۱۳) جاگتے رہو۔ ایمان میں قائم رہو۔ مردانگی کرو، مضبوط ہو۔(۱۴) جو کچھ کرتے ہو محبت سے کرو۔

(۱۵) اے دینی بھائیو! تم ستفناس کے خاندان کو جانتے ہو کہ وہ اخیہ کے پہلے پھل ہیں اور پارساؤں کی خدمت کے لئے مستعد رہتے ہیں۔(۱۶) پس میں تم سے التماس کرتا ہوں کہ ایسے لوگوں کے تابع رہو بلکہ ہر ایک جو اس کام اور محنت میں شریک ہے۔(۱۷) اور میں ستفناس اور فرتوناتس اور اخیکس کے آنے سے خوش ہوں کیونکہ جو تم سے رہ گیا تھا انہوں نے پورا کردیا۔(۱۸) اور انہوں نے میری اور تمہاری روح کو تازہ کیا۔ پس ایسوں کی مانو۔

(۱۹) آسیہ کی جماعتیں تم کو سلام کہتی ہیں۔اکولہ اور پرسکہ اس جماعت سمیت جو ان کے گھر میں ہے تمہیں پروردگار میں بہت بہت سلام کہتے ہیں۔(۲۰) سب بھائی تمہیں سلام کہتے ہیں۔ پاک بوسہ لے کر آپس میں سلام کرو۔

(۲۱) میں پولوس اپنے ہاتھ سے سلام لکھتا ہوں۔(۲۲) جو کوئی پروردگار کو عزیز نہیں رکھتا معلون ہو۔ ہمارے مولا آنے والے ہیں ۔(۲۳) آقا و مولا سیدنا عیسیٰ کی مہربانی تم پر ہوتی رہے ۔(۲۴) میری محبت سیدنا عیسیٰ میں تم سب سے رہے آمین۔